Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۲۹

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۹ صفر ۱۴۰۰ھ ۸ صلح ۱۳۵۹ھش ۸ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ماتھے پر چوٹ کی تکلیف ابھی ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پیشاب میں تکلیف اور پیچش کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

یہ عاجز ۱۷/۱۸ نومبر ۱۹۷۹ء سے مثانہ میں پتھری کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ پیشاب کے بعد اکثر خون آنے سے شدید درد ہوتی ہے جس سے بعض اوقات نڈھال ہو جاتا ہوں۔ دوائی استعمال کر رہا ہوں مگر ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احبابِ کرام دعا فرماویں کہ مولا کریم شافی مطلق بغیر اپریشن کے صحتِ کاملہ سے نوازے۔ آمین

سید احمد علی
نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی

برادرم مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب عابد شاہد مربی سلسلہ عالیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ دسمبر ۱۹۷۹ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطیۃ الودود تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے، نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

(عمر علی طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ قمر آباد نواب شاہ)

عزیزم میاں رفیع احمد کامران موٹرز لندن والے مورخہ ۲۷/۱۲/۷۹ کو وفات پا کر یکم جنوری ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں دفن ہوئے۔ دوستوں سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد تقی قادیانی۔ ربوہ)

جماعتِ احمدیہ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے بارش کی طرح نازل ہونے والے افضال و انعامات کا تذکرہ

تحریکِ جدید کے تحت دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایمان افروز جائزہ

متعدد ممالک میں مساجد، مشن ہاؤسز کی تعمیر، قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت

جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء کے دوسرے دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

(۴)

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھانے کے بعد جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے دنیا بھر میں قائم جماعتِ احمدیہ کے مشنوں کی کارکردگی کا جائزہ پیش کر کے بتایا کہ تحریکِ جدید کے تحت یہ مشن کس خوش اسلوبی سے کام کر رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنی اس تقریر میں ان خدائی افضال و برکات کا تذکرہ کیا جو کہ اس سال کے دوران ان ممالک میں جماعتِ احمدیہ پر ہوئے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ نے بہت سے ملکوں کا ذکر چھوڑ دیا۔

حضور نے سب سے پہلے مغربی افریقہ کے ملک غانا کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تحریکِ جدید کے تحت اس ملک میں انگریزی ترجمہ قرآن کی دس ہزار کاپیاں شائع کی گئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے چند سال قبل یہ تحریک کی تھی کہ ہم عید الاضحیٰ اسی دن منائیں جس دن مکہ مکرمہ میں یہ عید منائی جا رہی ہو چنانچہ اس سال غانا کے امیر اور مشنری انچارج مکرم عبد الوہاب بن آدم نے یہ انتظام کیا کہ جس روز سعودی عرب میں عید الاضحیٰ منائی جا رہی تھی اسی روز سارے غانا کے احمدیوں نے عید الاضحیٰ منائی۔ غانا اور قریبی ممالک میں اس بات کا بہت چرچا ہوا اور بڑا اچھا اثر پڑا۔ اس سے احمدیت کے حق میں ایک نئی حرکت پیدا ہو گئی ہے۔

اس کے علاوہ غانا کے دارالحکومت اکرہ کے مقام پر جماعتِ احمدیہ غانا کے مرکزی مشن ہاؤس اور دفاتر کی تعمیر شروع ہے جس کی لاگت کا اندازہ پندرہ لاکھ سیڈیز ہے۔

سیرالیون کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ فری ٹاؤن میں احمدیہ سکول کے احاطہ میں ایک وسیع مسجد کی تعمیر شروع کی گئی ہے جس پر اندازاً خرچ ایک لاکھ لیون ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مسجد کی تعمیر سے اس علاقے کے مزید لوگ اللہ تعالیٰ کی برکتوں کو حاصل کر سکیں گے۔ حضور نے بتایا کہ کوریا کے سفیر مقیم فری ٹاؤن احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول کی ایک تقریب میں شامل ہوئے۔ ان کو جماعت کی طرف سے قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا، اس پر وہ بہت خوش ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن پاک کر انہوں نے جو فقرہ کہا وہ بڑا مزیدار اور لطف دینے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ

کوریا میں تو صرف بائیبل ہی ملتی ہے مگر اب قرآن کریم پا کر بہت خوشی ہوئی۔

افریقہ کے سب سے بڑے ملک نائیجیریا میں ایک مضبوط، فعال اور مخلص جماعت قائم ہے۔ اس ملک کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ نائیجیریا کے شہر الارو میں احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کا اجراء کیا گیا ہے تاکہ مبلغین کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کی جا سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ مغربی افریقہ میں پہلے ہی سے اس قسم کا ایک کالج غانا میں قائم ہے۔ اس کے علاوہ کوارا اسٹیٹ میں ایک سیکنڈری سکول کا اجراء کیا گیا ہے۔ بینڈل اسٹیٹ میں ایک ہسپتال کھولنے کی اجازت مل گئی ہے۔ اس ملک میں قنجان اور اکارے کے مقام پر دو نئی مساجد کا افتتاح ہوا ہے۔ حضور نے بتایا کہ دارالحکومت لیگوس میں جو مشن ہاؤس قائم تھا وہ اب کاروبار کی وسعت کے نتیجہ میں تنگ ہو گیا ہے۔ اس لئے شہر سے باہر ایک قطعہ زمین (باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ صفر ۱۴۰۰ھ
۸ صلح ۱۳۵۹ ہش

قرآن مجید کی ایک لازوال فضیلت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حقیقی مومنوں کے لئے صرف ہدایت کا ہی نہیں بلکہ ہدایت کے ایک لازمی ثمر کے طور پر اسے ان کے لئے بشارت کا موجب بھی بنایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہدایت کامل جانا اُس وقت تک متحقق نہیں ہوتا جب تک اُس کے طیب و شیریں ثمرات ظاہر نہ ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ النمل کے شروع میں فرمایا:۔

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (النمل آیات ۲ تا ۴)

ترجمہ:۔ طاہر (اور) سمیع (یعنی پاک اور دعاؤں کا سننے والا خدا اس سورۃ کا اتارنے والا ہے) اس کی آیتیں قرآن اور مدلل کتاب کا حصہ ہیں (جو) مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت کا موجب ہے، (ایسے مومنوں کے لئے) جو نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اُخروی زندگی پر (اور بعد میں آنے والی موعود باتوں پر) یقین رکھتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے والے (یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کما حقہٗ ادا کرنے والے) اور اخروی زندگی پر کامل یقین رکھنے والے مومنوں کے لئے قرآن صرف ہدایت کا ہی موجب نہیں ہے بلکہ یہ ان کے لئے بشارت کا بھی موجب ہے۔ مراد یہ کہ قرآن پر عمل پیرا ہونے کے نتیجے میں بشارتوں کی شکل میں ہدایت کے ثمرات بھی ایسے مومنوں کو عطا کئے جائیں گے۔ اور ان بشارتوں کا ملنا اس امر پر دال ہوگا کہ قرآن مجید پر عمل کرنے والے ہی ہدایت یافتہ ہیں۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس آیت میں ایک بہت بڑی حقیقت بیان کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ کہنے کو تو دوسرے مذاہب اور ان کی شریعتوں کو ماننے والے بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہدایت یافتہ ہیں۔ لیکن ہدایت کے ثمرات کے طور پر بشارتوں کا ملنا صرف اور صرف اسلام کے ساتھ ہی مخصوص ہے دوسرے مذاہب والے ہدایت کے ان ثمرات سے محروم ہیں۔ اسلام کے دنیا میں آنے کے بعد اب وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ جس ہدایت پر وہ قائم ہیں اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں انہیں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں ملتی ہیں۔ بشارتیں اب صرف اُنہی کو ملیں گی جو قرآنی ہدایت پر صدق دل سے عمل پیرا ہوں گے۔ چنانچہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ قرآنی ہدایت پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں حقیقی مومنوں کو کیا بشارتیں ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ (السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔ اور اس (جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی اس میں تم کو ملے گا۔ یہ بخشنے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

یہ قرآن مجید کی تمام دوسری شریعتوں پر لازوال فضیلت ہے کہ اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں اس پر ایمان لانے والوں پر فرشتے نازل ہو کر انہیں کامیابیاں اور فوز و فلاح کی بشارتیں دیتے ہیں۔ یہ فضیلت بھی قرآن مجید کی اسے تمام دوسری شریعتوں سے ممتاز کرنے والی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کے لئے صرف ھُدًی ہی قرار نہیں دیا بلکہ اسے بُشریٰ لِلْمُؤْمِنِیْنَ بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس اُمت میں ملائکہ کے نزول اور ان کے بشارتیں دینے کی مثالیں ہر زمانہ میں موجود رہی ہیں اور اس زمانہ میں بھی موجود ہیں۔

نعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہے زندگی بخش جام تیرا

شہِ دو عالم، یہ کہہ رہا تھا کل ایک ادنیٰ غلام تیرا
جہاں میں جتنے بھی نام ہیں اُن میں سب سے پیارا ہے نام تیرا

کوئی رسُول و نبی نہ پہنچا ترے مراتب کی رفعتوں تک
خُدائے برتر کے بعد سب سے بلند تر ہے مقام تیرا

تُو حق تعالیٰ کا راز داں ہے، تو وجہِ تخلیقِ انس و جاں ہے
تُو باغِ ہستی کا باغباں ہے لقب ہے خیرُ الانام تیرا

تُو ظلِّ ربِّ رحیم و اکرم، تُو بے کسوں کا انیس و ہمدم
تُو ساقیٔ میکشانِ عالم، ہے زندگی بخش جام تیرا

ترا ہر اک قول قولِ فیصل، ترا ہر اک فعل فعلِ اجمل
ترا ہر اک فیصلہ مدلّل حسیں ہے جو بھی ہے کام تیرا

تجھی سے روشن ہیں ماہ و اختر، ترے نقوشِ قدم بھی رہبر
سدا درود و سلام تجھ پر ہے بھیجتا ہر غلام تیرا

ہے فخر تجھ پر ہر اُمتی کو، ہر ایک صالح کو ہر ولی کو
شہید و صدیق کو، نبی کو، ہے سب پہ فیضان عام تیرا

جو تیری اُلفت میں کھو گیا ہے، اُسے لُبھائے گی کیا یہ دنیا
وہ تاجِ شاہی کو کیا کرے گا، جو ہو چکا ہے غلام تیرا

تُو سیّدُ الاوّلین بھی ہے، تُو سرورِ آخرین بھی ہے
تُو خاتمُ المرسلین بھی ہے، زہے یہ عالی مقام تیرا

جو تجھ کو خاتم نہ مانتا ہو وہ لاجرم احمدی نہیں ہے
نہیں ہے تجھ سے جسے محبت وہ پی سکے گا نہ جام تیرا

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ اسلام مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ زکوٰۃ

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

مصارف زکوٰۃ

مصارف زکوٰۃ میں ترجیح انفرادی احتیاج کے ازالہ اور اجتماعی ملی مقاصد کی تکمیل کو ہے یہی وجہ ہے کہ شروع اسلام میں اسلامی حکومت کے محصل جو زکوٰۃ وصول کرتے وہ مقامی ضروری اخراجات کے لئے مناسب رقم چھوڑ کر باقی مرکزی بیت المال میں پہنچا دیتے اور مرکزی بیت المال اللہ تعالےٰ کے رسول اور آپ کے بعد خلیفہ وقت کی ہدایت کے مطابق مقررہ مصارف میں اسے خرچ کرتا۔ تاہم اصولاً زکوٰۃ کی آمدن ان تمام اخراجات کے لئے ہے۔ جو حکومت کو پیش آتے ہیں۔

اگر ہم حکومت اسلامیہ کی وہ ذمہ داری مانیں جس کے پیش نظر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب کے گزارے کے سامان بہم پہنچانے کے انتظامات کئے تھے۔ تو اس وقت بھی یہ ماننا پڑے گا کہ زکوٰۃ حکومت کی مختلف قسم کی ذمہ داریوں پر خرچ کی جاسکتی ہے۔ گو اس سے پہلے اور ترجیحی حقدار غرباء ہیں۔

بہرحال زکوٰۃ کہاں خرچ کی جائے اس کے مستحق کون لوگ ہیں۔ اس بارہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے اس ارشاد میں یہ اصولی راہ نمائی فرمائی ہے۔

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

(توبہ آیت ۶۰)

صدقات تو صرف فقراء اور مساکین کے لئے ہیں۔ اور ان کے لئے جو ان صدقات کے جمع کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ نیز ان کے لئے جن کے دلوں کو اپنے ساتھ جوڑنا مطلوب ہو اور اسی طرح قیدیوں اور قرضداروں کے لئے اور ان کے لئے جو اللہ کے راستہ میں جنگ کرتے ہیں اور مسافروں کے لئے یہ فرض اللہ کا مقرر کردہ ہے۔ اور اللہ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کئے گئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

فقراء

فقیر کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ حاجت مند ہے جو اپنا گزارہ چلانے کے لئے دوسروں کی مدد کا محتاج ہے۔ اور روزمرہ کی ضروریات کے لئے اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔

مساکین

مسکین کی جمع ہے اور اس سے مراد وہ ضرورتمند ہے جسے حالات نے بٹھا دیا ہو۔ بے دست و پا کر دیا ہو۔ گویا صورت حال کے ہاتھوں وہ بالکل بے کار ہو کر رہ گیا ہو۔ مثلاً ایک اچھا بھلا کاریگر ہے لیکن اپنے فن سے کام لینے کے لئے جن آلات کی ضرورت ہے وہ اس کے پاس نہیں اور نہ وہ کہیں سے مہیا کر سکا ہے۔

مسکین کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ کسی سے اپنی حالت بیان نہیں کرتا۔ اپنی غربت کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ گویا آیت قرآنی

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا (بقرہ ۲۷۴)

کی تصویر ہے۔

کارکنان وصولی و تقسیم زکوٰۃ

زکوٰۃ کی وصولی اور اس کی تقسیم کا انتظام کرنے والے کارکنان کو مد زکوٰۃ سے گزارہ دیا جاسکتا ہے۔ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا سے یہی لوگ مراد ہیں۔ غرض زکوٰۃ کے نظم و نسق کے کارکن اور محکمہ مال کے کارندے زکوٰۃ کی آمد میں سے گزارا لینے کے حقدار ہیں۔

مولفۃ القلوب

حوصلہ افزائی اور سہارا دینے کے لئے کچھ خرچ کرنا خواہ اس کا مقصد کسی کو اسلام سے مانوس کرنا ہو یا ملک و ملت کے سیاسی مفاد اس کے مقتضی ہوں۔ مثلاً کسی علاقہ میں کچھ لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔ جس کی وجہ سے مخالفوں نے ان کے کاروبار کو برباد کر دیا ہے۔ یا اسلام کی طرف میلان رکھتے ہوں۔ لیکن اپنی مشکلات سے ڈرتے ہوں۔ ایسے لوگوں کی تالیف قلوب کے لئے زکوٰۃ کی مد سے خرچ کرنا بالکل روا اور بجا ہوگا۔

الرقاب

رقبۃ کی جمع ہے۔ اس کے معنے گردن کے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کی گردن حوادث زمانہ کی وجہ سے دوسرے کے قبضہ میں آگئی ہو۔ وہ اس کی مرضی کے بغیر ہل جل نہ سکتا ہو۔ جیسے دشمن کے ہاتھ میں قید ہو گیا ہو۔ یا قرض میں اس کا رواں رواں ڈوب چکا ہو۔ اور قرضخواہوں نے اس کا ناطقہ بند کر رکھا ہو۔ ایسے شخص کی زکوٰۃ کی مد سے گلو خلاصی کرائی جاسکتی ہے۔

غارمین

غارم کی جمع ہے یعنی جس پر ناگہانی حادثہ کی وجہ سے چٹی پڑ گئی ہو۔ غلطی سے وہ کسی کا بھاری نقصان کر بیٹھا ہو۔ اور اس کی ذمہ داری اس پر آپڑی ہو یا اس کے کسی عزیز نے کوئی غلطی کی ہو اور اس کی چٹی اس نے اپنے ذمہ لے لی ہو۔ ایسے مصیبت زدہ کی مدد زکوٰۃ کی مد سے کی جاسکتی ہے۔

فی سبیل اللہ

اللہ کی راہ سے مراد ایسے تمام کام ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کی بہبود۔ ان کی تنظیم۔ حفاظت اور استحکام اور دوسری شہری ضروریات کے لئے حکومت کو کرنے پڑتے ہیں۔ یہ سب ضرورتیں زکوٰۃ کی مد سے پوری کی جاسکتی ہیں۔

ابن السبیل

ابن السبیل سے مراد مسافر ہے۔ مسافروں کی فوری اور مستقل ضروریات زکوٰۃ کی مد سے پوری کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً سرائیں اور رہائش گاہیں بنانا۔ راستہ کی حفاظت کے لئے چوکیاں قائم کرنا۔ سڑکیں اور پل بنانا۔ دفتر معلومات کھولنا یا کھانا مفت مہیا کرنا۔ غرض سیر و سیاحت اور تجارتی سفروں کے فروغ کے لئے ضروری اخراجات مذکورہ مد سے ادا کئے جاسکتے ہیں۔

عام ہدایت کے لئے اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ کے یہ آٹھ مصرف بیان فرمائے ہیں۔ یہ اصولی راہ نمائی ہے ورنہ امام وقت کو یہ اختیار ہے۔ کہ اگر حالات کا تقاضہ ہو کہ ساری کی ساری زکوٰۃ ان میں سے کسی ایک مصرف پر خرچ کی جائے۔ تو ایسا کرنا جائز اور منشاء شریعت کے عین مطابق ہوگا۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

بے بہا نفع

ہر شخص کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ وہ تھوڑے خرچ سے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرے۔ آپ صرف ۵۰ پیسے کے روزانہ خرچ سے اخبار الفضل خرید کر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودات سے متعلق اپنے علم کو ہمیشہ تازہ رکھ سکتے ہیں۔ اور یہ بات آپ کے لئے بے بہا فائدہ کے سامان مہیا کرنے والی ہے

(منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا سالانہ اجتماع انصار اللہ مغربی جرمنی ۱۹۷۹ء

۲۴-۲۵ نومبر بمقام فرینک فرٹ

(مرسلہ: مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کو مورخہ ۲۴، ۲۵ نومبر ۱۹۷۹ء بمقام فرینک فورٹ پہلا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اراکین انصار اللہ کو اجتماع سے قبل بذریعہ ڈاک پروگرام اجتماع ارسال کیا گیا۔ مغربی جرمنی میں اراکین انصار اللہ کی تعداد خدام الاحمدیہ کی نسبت بہت تھوڑی ہے۔ تاہم فرینک فرٹ اور ہمبرگ کے علاوہ دیگر شہروں سے قریباً بیس اراکین انصار اللہ نے اس اجتماع میں شمولیت فرمائی۔

اس موقعہ پر فرینک فرٹ کے خدام نے مکرم خان منصور احمد خان صاحب مشنری انچارج مغربی جرمنی کی نگرانی میں مہمان اراکین کے قیام و طعام کا نہایت عمدہ اہتمام فرمایا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ہمبرگ کے اراکین انصار اللہ کو ہمبرگ کے دو خدام مکرم تنویف چوہدری اور مکرم فہیم الدین احمد اپنی کاروں میں فرینک فرٹ لے کر گئے۔ اور اختتام اجتماع پر واپس آپ کر آئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

کارروائی مورخہ ۲۴ نومبر

پہلا اجلاس

افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز نماز ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد بوقت ساڑھے تین بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد انصار اللہ نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد نظم پڑھی گئی۔ اور پھر مکرم منصور احمد خان صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے بتایا کہ مغربی جرمنی میں انصار اللہ کی تعداد گو بہت کم ہے لیکن محض اس وجہ سے ہم اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم جماعت احمدیہ کی نئی نسلوں کے لئے بہترین نمونہ پیش کریں۔ آپ نے فرمایا کہ خصوصاً یورپ کے ماحول میں انصار اللہ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ نوجوانوں کو یہاں کے گندے اثرات سے بچانے کے لئے بھی انصار اللہ کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی پڑیں گی اس کے لئے ان کو بہترین نمونہ بننا چاہیئے اور پھر وہ محبت اور نرمی سے نوجوانوں کو سمجھائیں۔ تاکہ یورپ کے ہلاکت خیز اثرات سے ہماری نوجوان نسل محفوظ رہ سکے۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

افتتاحی دعا کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب منیر امام مسجد ہمبرگ نے درس حدیث دیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ ارشادات پیش کئے جس میں صبر و استقامت۔ تحمل اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی تلقین ہے۔ بعدہٗ زعماء کرام انصار اللہ مجلس فرینک فرٹ و ہمبرگ مکرم محمد شریف صاحب خالد و مکرم مرزا منصور احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ اس طرح پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ساڑھے سات بجے نماز مغرب باجماعت ادا کی گئی۔ نماز کے بعد مکرم رانا محمد اسلم طاہر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے درس دیا۔ پھر انصار اللہ کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا گیا۔ جس کے بعد نماز عشاء باجماعت ادا کی۔

اجلاس دوم

ساڑھے آٹھ بجے شام دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کے چیدہ چیدہ واقعات پیش کئے۔

علمی مذاکرہ

رات قریباً ۹ بجے علمی مذاکرہ کا دلچسپ پروگرام ہوا جس کا موضوع تھا۔ "تربیت و اصلاح کا طریق" اس موضوع پر تمام انصار بھائیوں کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی اور تقریباً تمام انصار بھائیوں نے اس علمی مذاکرہ میں بھرپور حصہ لیا۔ یہ مذاکرہ تقریباً دو گھنٹے جاری رہا۔ اس مذاکرہ میں تمام انصار بھائیوں نے متفقہ طور پر جس بات پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت محسوس کی وہ یہ تھی کہ ہمیں انصار اللہ کو ایک بہترین احمدی کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے کیونکہ ہم پر تربیت و اصلاح کی ذمہ داری زیادہ شدت کے ساتھ عائد ہوتی ہے۔ احمدیت کی نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری اگر ہم نے ادا کرنے میں غفلت کی تو اس کے لئے ہم جواب دہ ہوں گے۔ لہٰذا نئی نسل خصوصاً یورپ میں رہنے والے نوجوانوں کے لئے ایک مثالی مومن کا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے یہ علمی مذاکرہ بہت کامیاب رہا۔

آخر میں مکرم خان منصور احمد خان صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ انصار اللہ عمر کے اس حصہ میں ہوتے ہیں کہ ان کی بزرگی کی وجہ سے ان کے حلقۂ احباب پر ایک اثر ہوتا ہے خواہ وہ گھر ہو یا دوستوں کی مجلس ہو۔ یہ لوگ ان کی بات بے دھیان ہو کر نہیں سنتے۔ اس لئے ہمارے بزرگ دوستوں کو اپنے حلقۂ احباب پر بہترین اثر پیدا کرنا چاہیئے۔ اس لحاظ سے ان کی ذمہ داری دوچند ہو جاتی ہے۔ ایک تو اپنی تربیت اور اس کے ساتھ دوسروں کی تربیت۔ پس انصار اللہ کو واقعی طور پر دین اسلام کے انصار بننا چاہیئے۔ رات گیارہ بجے اس علمی مذاکرہ کے اختتام کے ساتھ ہی دوسرے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

اجتماع کا دوسرا روز ۲۵ نومبر

پروگرام کے مطابق بیداری صبح ۵ بجے ہوئی اور باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ بعدہ نماز فجر ادا کی گئی۔ بعد نماز مکرم منصور احمد خان صاحب نے درس القرآن دیا۔

اجتماعی سیر

صبح سات بجے اجتماعی سیر کا پروگرام تھا ٹھنڈک کے باوجود انصار اللہ اجتماعی سیر کرنے گئے۔ اور ایک لمبا چکر لگا کر واپس مسجد تشریف لے آئے۔ جہاں ساڑھے آٹھ بجے اکٹھے بیٹھ کر ناشتہ کیا۔

اجلاس سوم

بوقت ساڑھے نو بجے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار خوش الحانی سے سنائے گئے۔ جس کے بعد دس بجے انصار اللہ کے مابین تقریری مقابلہ زیر عنوان خلافت کی برکات منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں انصار اللہ نے بھرپور شرکت کی۔ یہ مقابلہ تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اس میں اول مکرم ملک شریف احمد صاحب اور دوم مکرم محمد اسمٰعیل خالد صاحب اور سوم عطاء المنان قرار پائے۔ منصفین کے فرائض مکرم لئیق احمد صاحب منیر امام مسجد ہمبرگ اور مکرم محمد شریف خالد صاحب نے ادا فرمائے۔

امتحان دینی معلومات

گیارہ بجے دینی معلومات کا امتحان ہوا اس غرض کے لئے انصار کے اراکین میں پرچے تقسیم کئے گئے۔ امتحان کے بعد نتائج کے مطابق مکرم نذیر احمد صاحب اول اور مکرم سید حکیم احمد شاہ صاحب دوم قرار پائے۔

امتحان کے بعد سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عنوان کے تحت حضرت حکیم مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا خیر علی صاحبؓ اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے حالات زندگی سے مختصر واقعات پر مشتمل تقریر مکرم لئیق احمد صاحب منیر نے کی۔

ورزشی مقابلہ جات

بارہ بجے ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام تھا اس کے مطابق کلائی پکڑنے کا مقابلہ ہوا۔ اس میں آٹھ انصار نے شرکت کی۔ ملک شریف احمد صاحب اول اور مکرم محمد اسمٰعیل خالد صاحب دوم قرار پائے۔ اس مقابلہ کے بعد دوپہر کے کھانے اور تیاری نماز ظہر و عصر کا وقفہ تھا۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دو بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی۔ جس کے بعد عہد انصار اللہ دہرایا گیا۔ اور پھر نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی گئی۔ ازاں بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم ہوئے جس کے بعد محترم خان منصور احمد خان صاحب مشنری انچارج مغربی جرمنی نے خطاب فرمایا۔ جس میں انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے زور دیا کہ ان میں سے ہر ایک کو مثالی مومن کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

آپ نے تقریر کے بعد علمی اجتماعی دعا کرائی جس کے ساتھ پہلا دو روزہ سالانہ اجتماع انصار اللہ مغربی جرمنی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارویجین زبان

(مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ انچارج سویڈن و ناروے)

ملک ناروے میں بولی جانے والی زبان کا نام نارویجین ہے۔ یہ پرانی جرمن زبانوں میں سے ہے اور سکنڈے نیوین زبانوں کے بہت قریب ہے۔ پڑھے لکھے ناروے۔ سویڈن اور ڈنمارک لوگ ایک دوسرے کی زبان بغیر دقت کے سمجھ لیتے ہیں۔ جرمن زبانوں میں سے سکنڈے نیوین زبان انگریزی اور ڈچ کے بہت قریب ہے۔ جو قبائل انگلینڈ میں انگریزی زبان لے کر آئے وہ ملک جرمنی کے ان شمالی علاقوں سے آئے تھے جو کہ ڈنمارک کی سرحد پر واقع ہیں۔ وائیکنگ دور میں نارویجین اور انگریز ایک دوسرے کو بڑی آسانی سے سمجھ لیتے تھے اور نارویجین اور ڈینش زبانوں کے الفاظ بڑی تعداد میں انگریزی میں مدغم ہوئے تھے۔

آجکل بھی ایک انگریز ماڈرن نارویجین زبان سیکھنے میں زیادہ دقت محسوس نہیں کرتا۔ نارویجین زبان کی گرامر بڑی آسان ہے۔ انگریزی اور نارویجین زبانیں ایک ہی وقت اور ایک ہی جیسے حالات میں ترقی پذیر ہوئی ہیں۔ مگر ناروے میں بولنے اور لکھنے والے الفاظ کا استعمال بڑی مشکل سے مقرر کیا گیا جو کہ دوسری یورپین زبانوں میں پایا نہیں جاتا۔ اس مشکل کو سمجھنے کے لئے ناروے زبان کی تاریخ کا علم ہونا چاہیئے۔

وائیکنگ زمانہ انگلستان سے لاطینی حروف ابجد اور ہوب ناروے لایا۔ پرانی نارویجین جو کہ ناروے اور آئس لینڈ کی دفتری زبان تھی بولی جانے والی زبان سے ازمنہ وسطیٰ میں زیادہ سے زیادہ مختلف ہوتی گئی۔ اس لئے اسے تحریر کے ذریعہ محفوظ رکھنا پڑا۔

۱۳۱۹ء میں نارویجین بادشاہت کا چراغ گل ہو گیا اور ایک سویڈش بادشاہ ناروے کا تخت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر صدی کے آخر میں ناروے کا اتحاد ایک بادشاہ کے ماتحت ڈنمارک سے ہو گیا اور یہ اتحاد ۱۸۱۴ء تک قائم رہا۔ اس دوران ملک ناروے کئی مشکلات سے گذرا۔ مثلاً بلیک بیتھ بیماری کا حملہ اور جرمن حملہ جس نے ملک کو خاصا لوٹا۔

ناروے کی ادبی زندگی مرجھا گئی۔ کثیر تعداد میں جرمن زبان کے الفاظ سکنڈے نیوین زبانوں سویڈش۔ ڈینش اور نارویجین میں شامل ہو گئے۔ بولی جانے والی زبان ڈینش۔ سویڈش اور انگلش کی طرح ترقی کر گئی۔ پرانی ادبی زبان اور بولی جانے والی اس زبان میں اتنا زیادہ فرق پیدا ہو گیا کہ سولہویں صدی کے نارویجین لوگوں کے لئے پرانی زبان کا سمجھنا ناقابل فہم ہو گیا۔ ملک میں مضبوط مرکز نہ تھا جس کی زبان اپنا اثر رکھتی۔ کچھ عجب نہیں کہ ڈینش جو کہ نارویجین سے زیادہ مختلف نہ تھی ناروے کی تحریری زبان بن جاتی کیونکہ بادشاہ اور مرکزی انتظامیہ کوپن ہیگن ڈنمارک میں تھے اور ڈنمارک اس وقت ناروے سے امیر تر اور زیادہ آبادی والا علاقہ تھا۔

مارٹن لوتھر کی تحریک کے بعد ناروے میں دوبارہ ادبی لہر آگئی۔ نارویجین مصنف ڈینش میں لکھتے مگر کثرت سے نارویجین کے الفاظ اور تراکیب استعمال کرتے تھے۔ تاہم ڈینش ناروے کی بولی نہ بن سکی۔ ڈنمارک میں پیدا ہونے والے افسران جو کہ خاصی تعداد میں تھے وہ ڈینش بولتے تھے۔ مگر ان کے بچے نارویجین استعمال کرتے تھے اٹھارویں صدی کے شروع میں جنوب مشرق میں ایک ایسی مشترکہ زبان ابھری جو ترقی کر سکتی تھی۔ اسی میں سے ناروے کی موجودہ دو زبانوں میں سے ایک نکلی جسے سرکاری زبان کہہ سکتے ہیں۔

جنوب مشرقی علاقے کی زبان تین اقسام پر مشتمل تھی۔ مذہبی تقریبات مثلاً چرچ وغیرہ میں اصلی ڈینش زبان استعمال ہوتی تھی یہ نارویجین طرز تکلم پر بولی جاتی اور نارویجین زبان کی گرامر۔ محاورات اور الفاظ کثرت سے استعمال ہوتے عام لوگ ایک مقامی زبان بولتے جس میں مذہبی زبان کی نسبت نارویجین الفاظ زیادہ ہوتے مگر دونوں زبانوں میں فرق کرنا مشکل تھا۔

جب ناروے اور ڈنمارک الگ الگ ہوئے تو سکول میں ترقی کی وجہ سے تھوڑے وقت کے لئے ڈینش زبان کا استعمال زیادہ ہو گیا کیونکہ سکول ڈینش گرامر استعمال کرتے تھے مگر جلد ہی ردِ عمل کا اظہار ہونے لگا۔ شعراء اور نثر نگاروں نے زیادہ سے زیادہ زبان کو نارویجین کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں اصلی اور سادہ نارویجین فروغ پانے لگی۔

بعض لوگ نارویجین زبان کی آہستہ ترقی پر قانع نہ تھے۔ ناروے کے مشہور زبان دان اور مصنف ایوار آسن نے وسط صدی میں مکمل ادبی نارویجین زبان کا استعمال شروع کیا۔ اور اسے ملکی زبان کا نام دیا یعنی LANDSMOAL (لانڈز مول) ۱۸۸۰ء میں اس زبان کو سرکاری حمایت بھی حاصل ہو گئی اور اکثر مصنفین نے اس کو اپنا لیا۔ مذہبی زبان اور عام زبان نے مل کر ایک نئی زبان کو جنم دیا جس پر نارویجین کا رنگ زیادہ چڑھایا گیا۔ ۱۸۹۰ء میں ملک میں دو زبانیں رواج پا گئیں۔

RIKSMOAL یعنی سرکاری زبان اور BOK MOAL یعنی تحریری زبان۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتی رہیں۔ اور ترقی کرتی رہیں۔

موجودہ وقت میں دونوں زبانیں استعمال ہوتی ہیں اور دونوں کا درجہ برابر ہے سکولوں میں طلباء کو دونوں زبانیں پڑھائی اور سکھائی جاتی ہیں۔ ملکی زبان زیادہ تر مغربی اور وسطی علاقہ میں بولی جاتی ہے اور سرکاری زبان شمالی اور جنوب مشرقی علاقہ میں۔ دونوں زبانوں میں خاصا لٹریچر موجود ہے تاہم جنوب مشرقی علاقے میں بولی جانے والی زبان یعنی RIKSMOAL یا سرکاری زبان کا سارے ملک پر مضبوط اثر ہے کیونکہ یہ نہ صرف دارالخلافہ میں بولی جاتی ہے بلکہ ملک کا امیر اور زیادہ آبادی والا علاقہ بھی یہی زبان استعمال کرتا ہے۔ ملک کے بڑے بڑے اخبار بھی یہی زبان استعمال کرتے ہیں اور ریڈیو کے ذریعہ سارے ملک میں سمجھی جاتی ہے۔ اگرچہ ملکی زبان LANDSMOAL بھی ریڈیو پر براڈ کاسٹ ہوتی ہے۔

۱۹۵۱ء میں پارلیمنٹ نے گورنمنٹ کو زبان کے معاملہ میں مشورہ دینے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی کا ایک کام یہ بھی قرار پایا۔ کہ دونوں زبانوں کو ایک زبان میں مدغم کرنے کی سکیم بھی تیار کرے۔ یہ کمیٹی ۳۰ افراد پر مشتمل ہے۔ ۱۵۔۱۰ ممبر ہر زبان کے ماہرین میں سے لئے گئے ہیں۔ جن میں زبان دان مصنف صحافی۔ اساتذہ اور ریڈیو کے نمائندے شامل ہیں۔ مختلف اوقات میں اس کمیٹی نے اپنی سفارشات پیش کیں۔ مگر ابھی تک پارلیمنٹ میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو پایا۔ سرکاری زبان کا مرکز اوسلو ہے اور ملکی زبان کا مرکز برگن ہے۔

قراردادِ تعزیت

جماعت احمدیہ پشاور نے ۱۴ دسمبر ۱۹۷۹ء کو اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت منظور کی:۔

"عہدیداران و ممبران جماعت احمدیہ پشاور اپنے امیر مکرم خان عبدالقدوس خانصاحب کی اچانک وفات پر دلی غم و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی وفات سے جماعتہائے پشاور و صوبہ سرحد ایک نہایت بے لوث، فدائی، دعاگو اور خدمت گزار انسان سے محروم ہو گئی ہے۔ ان کی جدائی نہ صرف اپنے خاندان بلکہ تمام افراد جماعتہائے احمدیہ پشاور و صوبہ سرحد کے لئے عظیم نقصان ہے۔ آپ احمدیت کا دلکش عملی نمونہ تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم خانصاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ، بچوں، دیگر پسماندگان بالخصوص آپ کے بھائی محترم عبدالسلام خانصاحب سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان سب کو یہ صدمہ صبر و شکر سے برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین"

(نائب امیر اوّل جماعت احمدیہ پشاور)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بھاوج عصمت الحفیظ صاحبہ اہلیہ نذیر اختر رانا صاحب دھرم پورہ لاہور عرصہ دو ماہ سے دل کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز جماعت احمدیہ بہاولپور کے دو بزرگ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب، مکرم حاجی احمد بخش صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب مریضوں کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(رانا مبارک احمد۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

(۲) میرے والد صاحب کو پچھلے دنوں دل کا دورہ پڑا تھا۔ اور دائیں طرف بھی سُن ہو گئی تھی۔ اب خدا کے فضل سے افاقہ ہے مگر ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ دل بہت کمزور ہو چکا ہے۔

احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ملک محمود احمد۔ پوسٹ بکس ۳۳۲۶ RUWI (مسقط)

(۳) میری نانی جان اہلیہ قاضی دین محمد صاحب مرحوم کراچی ہسپتال میں ایک ماہ سے شدید علیل ہیں۔

احباب سے گزارش ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مبشر احمد بشارت۔ دارالیمن غربی۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جائزہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

مشن ہاؤس، مرکزی دفاتر اور مسجد کے لئے خریدا گیا ہے۔

حضور نے نائیجیریا کے پڑوسی ملک بینن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس ملک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بغیر کسی مبلغ اور مشن ہاؤس کے ایک فعّال اور مخلص جماعت عطا کی ہے جس کے اپنے جلسہ سالانہ میں امسال سینکڑوں افراد شریک ہوئے۔ بینن میں مشن ہاؤس کی بھی تعمیر شروع ہے جس کے اخراجات مقامی جماعت برداشت کر رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر نائیجیریا کے ایک اہم اخبار "ہیڈ لائنز" کا بھی ذکر کیا جس نے جماعتِ احمدیہ کے متعلق چار صفحات پر مشتمل ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں نائیجیریا کے سابق وزیر اعظم الحاج ابوبکر تفاوا بلیوا کے یہ الفاظ بھی چھاپے گئے ہیں کہ

"اگر آج میں کسی عیسائی کے مقابل پر کھڑا ہو سکتا ہوں اور مذہب کے بارے میں اعتماد کے ساتھ گفتگو کرنے کے قابل ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے احمدیہ لٹریچر اور کتب کو پڑھا ہوا ہے۔"

مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا کے بارے میں حضور نے خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت کے وزیر برائے اقتصادی امور اور پلاننگ نے احمدیہ سکول کے بارے میں فرمایا

"ہمارے ملک میں احمدیہ سیکنڈری سکول ہی وہ واحد سکول ہے جو اقتصادیات کا مضمون پڑھاتا ہے اور ہمیں فخر ہے کہ ہم اسکے فارغ التحصیل طلباء کو اپنے دفاتر میں بڑی خوشی سے جگہ پیش کرتے ہیں۔"

گیمبیا کے متعلق حضور نے بتایا کہ اس ملک کے نائب صدر جناب احسان موسیٰ کمارا صاحب نے اس سال سالانہ جلسہ کی صدارت کی۔ حضور نے بتایا کہ ملک کے صدر بھی بعض تقاریب میں آجاتے ہیں۔ یہاں کے احمدیہ سکول کے پاکستانی پرنسپل کو اس سال یہ اعزاز بھی حاصل ہوا ہے کہ ان کو ویسٹ افریقن ایگزیم کونسل کی نیشنل کمیٹی کا رکن منتخب کر لیا گیا ہے۔ گیمبیا مشن نے اس سال "الاسلام" کے نام سے ایک رسالہ بھی جاری کیا ہے۔

مشرقی افریقہ کے ملک کینیا میں سکول کے اجراء کی کوشش ہو رہی ہے۔ قطعہ زمین حاصل کر لیا گیا ہے۔ حضور نے بتایا کہ اس سال خدا کے فضل و کرم سے کینیا کے پڑوسی ملک روانڈا میں اس سال مشن قائم ہوا ہے۔

تنزانیہ میں ایک نئے مشن کے قیام کے بعد اب اس ملک میں احمدیہ مشنوں کی تعداد دس ہو گئی ہے۔ اس سال اس ملک میں تین نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ سونگیا میں ایک نیا مشن ہاؤس زیر تعمیر ہے۔ اس سال تنزانیہ کی جماعت ہائے احمدیہ کا جلسہ سالانہ بہت کامیاب رہا۔ پانچ ہزار احباب شامل ہوئے۔ اس مشن نے سواحیلی زبان میں نماز کا نواں ایڈیشن پانچ ہزار کی تعداد میں، اسلام کے اسباق کا سواحیلی زبان میں پانچواں ایڈیشن پانچ ہزار کی تعداد میں، سواحیلی زبان میں کشتی نوح کا دوسرا ایڈیشن دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔

جاپان کے مشن کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ مشن بڑا فعّال (ACTIVE) ہو گیا ہے۔ رسالے، لٹریچر چھاپ رہا ہے، جلسوں کے ذریعہ، اخباروں کے ذریعہ، خطوط کے ذریعہ اچھا کام کر رہا ہے۔ اس مشن کے تحت "امن کا پیغام اور ایک رب" نامی (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی) ایک تقریر کا جاپانی ترجمہ ہو چکا ہے یہ ایک دو ماہ میں شائع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اس مشن نے مندرجہ ذیل لٹریچر شائع کیا ہے:۔

"میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں"
حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر کا جاپانی ترجمہ دو ہزار۔ دعوتِ اسلام دو ورقہ جاپانی زبان میں دو ہزار۔ ہمارے عقائد دو ورقہ جاپانی زبان میں دو ہزار اور اسلام کا تعارف نامی پمفلٹ جاپانی زبان میں پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔

اس سال اس مشن کی ایک نئی شاخ یوکوہاما میں کھولی گئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جزائر فجی میں مقامی آبادی میں احمدیت کے اثر و رسوخ کی وجہ سے بہت سے مقامی لوگ احمدی ہو رہے ہیں۔ یہاں پر ہماری آٹھ مساجد ہیں اور فجی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ بہت جلد پریس میں بھجوا دیا جائے گا۔

کینیڈا کے متعلق حضور نے فرمایا کہ یہاں دو جگہ پر مبلغین والے مشن قائم ہیں اور سسکاٹون کے مقام پر مشن ہاؤس کے لئے ایک مکان خرید لیا گیا ہے۔ کیلگری کے مقام پر مشن ہاؤس کے لئے ایک مکان -/۸۰۴۲۵ ڈالر میں خرید لیا گیا ہے۔

امریکہ کے بہت بڑے کاروباری صنعتی مرکز نیویارک میں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے زمین خریدنے کا منصوبہ ہے۔ حضور نے بتایا کہ امریکہ کے مغربی ساحل سان فرانسسکو میں مشن کی ایک نئی برانچ کھول دی گئی ہے اور وہاں کام شروع ہو چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ آسٹریلیا میں نئی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں اسلامی موضوعات پر دو کانفرنسیں منعقد ہوئی ہیں جن کا بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ جنوبی امریکہ کے ملک سورینام میں فوروبوئتی کے مقام پر ایک نئی جماعت اور ہیمبرگ میں دو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمن مشن کے زیر انتظام جرمن زبان میں ترجمہ قرآن کریم دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔

ضروری گذارش

احبابِ جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ انتظاماتِ جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں اپنی تجاویز دفتر افسر جلسہ سالانہ میں بھجوا کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

مکرم سید عبدالسلام صاحب ارشد بی۔ اے اکونٹنٹ قاسم پورٹ کراچی ابن مکرم سید عبدالحمید شاہ صاحب ریٹائرڈ ضلعدار محکمہ نہر ساہیوال حال مقیم کراچی کا نکاح محترمہ سیدہ کوکب جہاں زیب بی۔ اے، بی۔ ایڈ ہیڈ مسٹرس پاک جونیئر ماڈل سکول گوجرہ بنت مکرم سید احسن اسمٰعیل صاحب صدیقی آف گوجرہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور دائمی خوشیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

(میر عبدالقدیر مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

جماعتِ احمدیہ سکھر کے مخلص دوست مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب ایکسین ریلوے برج ڈیپارٹمنٹ اچانک بیمار ہو گئے ہیں ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ عالیہ اور جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

قریشی عبدالرحمٰن
امیر جماعت ہائے احمدیہ
اضلاع سکھر و جیکب آباد سندھ

اکسیر گلٹی پستان
(دودھل جانوروں کے لئے)
ایک ہفتہ کا کورس قیمت -/۲۱ روپے
حیوانات کی ادویات کا لٹریچر مفت طلب کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ)
ربوہ فون ۶۰۶

فون ۳۸۲۲
سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کے لئے "الحمرا اسٹیٹس"
۶۹۹۔ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
پروپرائٹرز: خادم حسین وڑائچ۔ طاہر احمد وڑائچ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴